احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 5

4 فروری 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 4 فروری 2014ء 3 ربیع الثانی 1435 ہجری 4 تبلیغ 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 29

دلی اطاعت کرو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اور کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کردیں تو اپنے معاملہ میں ان کو فیصلہ کا اختیار باقی رہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے وہ بہت کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا ہوتا ہے۔ (احزاب: 37)

مربیان اور عہدیداران اپنے اپنے دائرے میں نگران بنیں جس سے ان کی اپنی عملی اصلاح بھی ہوگی

خلافت کا صحیح فہم وادراک پیدا کرنا مربیان کے کاموں میں سے اہم کام ہے

عملی اصلاح کے لئے، زندہ نشانات و معجزات اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ خدا کی فعلی شہادت اور قرب الٰہی کے ذرائع لوگوں کو بتائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جنوری 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31 جنوری 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں بیان اصلاح اعمال کے حوالے سے مربیان، امراء اور عہدیداران کی ذمہ داریوں، عملی اصلاح کرنے میں ان کا اپنا کردار اور عملی نمونہ پیش کرنے سے متعلق نصائح فرمائیں اور مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ترجیحات کو بدلنے کی ضرورت ہے، اعتقادی مسائل پر توجہ دینے کے ساتھ ساتھ عملی اصلاح کی اہمیت پر بھی حضرت مسیح موعود کے نشانات اور تعلق باللہ اور اطاعت خلافت اور احترام نظام کے حوالے سے بھی افراد جماعت کی تربیت کی ضرورت ہے۔ فرمایا عملی کمزوری کو دور کرنے کے لئے بیرونی سہارے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ سہارا دو قسم کا ہے۔ ایک نگرانی کرکے اور دوسرا جبر کرکے۔ دنیاوی معاملات میں اس نگرانی کا مقصد اصلاح ہوتا ہے۔ اسی طرح دین بھی ہمیں عملی اصلاح کے لئے نگرانی کا اصول بتاتا ہے۔ مربیان اور باقی نظام کو بھی اپنے اپنے دائرے میں رہ کر نگران بننا ضروری ہے۔ اس سے دوسروں کی اصلاح کے ساتھ ان کی اپنی اصلاح بھی ہورہی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسری بات جو اصلاح کے لئے ضروری ہے وہ جبر ہے۔ فرمایا کہ یہ جبر دین قبول کرنے یا دین چھوڑنے کے معاملے میں نہیں ہے۔ عملی اصلاح میں جبر سے مراد یہ ہے کہ دین کی طرف منسوب ہوکر پھر اس کے قواعد پر عمل کرنے اور اسے توڑنے سے روکنا، اگر خلاف ورزی ہورہی ہے تو پھر بہرحال سختی ہوگی اور مقصد صرف اصلاح کرنا ہوتا ہے تاکہ قوت عملی کی کمزوری کو دور کیا جاسکے۔ بہرحال یہ جبر اصلاح کا ایک پہلو ہے جو دنیا میں بھی رائج ہے۔ فرمایا پس ایمان کا پیدا کرنا، علم صحیح کا پیدا کرنا، نگرانی کرنا اور جبر کرنا قوت عملی پیدا کرنے کے ضمن میں یہ چار چیزیں ہیں۔ جن کے بغیر اصلاح مشکل ہے اور ان چاروں ذرائع کو جماعت کی اصلاح کے لئے اختیار کرنا ضروری ہے۔

فرمایا کہ بے شک اختلافی مسائل کا علم ہونا اور دلیل کے ساتھ ان پر قائم ہونا ضروری ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ عملی اصلاح کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہوگا۔ حضور انور نے مختلف ممالک میں جامعات میں زیر تعلیم طلبا جو مستقبل میں مربیان بننے والے ہیں انہیں نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ آئندہ احمدیت کی ترقی کا جو دور آنے والا ہے اس کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ یہ معمولی کام نہیں جو ان کے سپرد ہونے والا ہے۔ ابھی سے خدا تعالیٰ سے ایک تعلق پیدا کریں۔ مربیان اور معلمین ہمارے پاس جو اللہ تعالیٰ کے زندہ نشانات اور معجزات ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خلافت کا صحیح فہم وادراک پیدا کرنا بھی مربیان کے کاموں میں سے اہم کام ہے اور پھر عہدیداران کا کام ہے کہ وہ بھی اس طرف توجہ دیں۔ فرمایا کہ خلیفۂ وقت یا اس کے فیصلوں پر غلط رائے قائم کرنے والے چند ایک ہی ہوتے ہیں۔ لیکن ماحول کو خراب کرتے ہیں۔ اگر مربیان اور عہدیداران اپنی اس ذمہ داری کو سمجھیں تو بعض دلوں میں جو شکوک وشبہات پیدا ہوتے ہیں کبھی پیدا نہ ہوں۔ پس جہاں مربیان کو اس طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے وہاں ہر فرد جماعت کو اپنے جائزے لے کر اپنی اصلاح کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے سب سے بڑا ہتھیار دعا کا ہے جو ہر وقت اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ پس دعا اور عمل ساتھ ساتھ چلیں گے تو حقیقی اصلاح ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر مسلم ممالک کے حالات بیان کرکے تمام احمدیوں کو ان کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔

زبردست اور قوی ہتھیار

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

’’حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھی جائیں۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی خاص معرفت اور علم دیا تھا آپ فرماتے ہیں کہ ہر نبی نے کوئی نہ کوئی حربہ چلایا ہے، مجھے قرآن کریم کا حربہ ملا ہے پس چونکہ آپ کی کتب قرآن کریم کی بے نظیر تفسیر ہیں اس لئے ان کا پڑھنا ضروری ہے۔

دیکھو اس زمانہ میں شیطان اپنے پورے زور اور ساری قوتوں سے (۔) پر حملہ آور ہورہا ہے اور حضرت مسیح موعود نے اس کا سر کچلنے کے لئے ایک جماعت تیار کی ہے اس لئے جو شخص اس میں اپنا نام داخل کرائے گا اس پر شیطان ضرور حملہ آور ہوگا کیونکہ ہر ایک اپنے دشمن پر حملہ کرتا ہے چونکہ ہر ایک احمدی شیطان کا دشمن ہے اور چاہتا ہے کہ جہاں اسے پاؤں پیس ڈالوں اس لئے شیطان بھی اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ میرا داؤ چلے تو میں اسے پیس ڈالوں۔ اس لئے ہماری شیطان کے ساتھ جنگ ہے اور ہم اس کے مقابلہ کے لئے میدان جنگ میں نکلے ہیں لیکن اگر ہم نہتے بغیر اسلحہ کے ہوں تو سمجھ لو کہ ہمارے لئے کس قدر خطرہ کا مقام ہے۔ پس ہمارے لئے بہت ہی ضروری ہے کہ ہمارے ہاتھ میں نہایت تیز اور آبدار تلوار ہو اور وہ تلوار حضرت مسیح موعود کی کتابیں ہیں دراصل تو قرآن کریم ہی تلوار ہے مگر چونکہ وہ بھی قرآن ہی کی تفسیر ہیں اس لئے وہ بھی تلوار ہی کا کام دیتی ہیں۔

پس قرآن کریم پڑھو اور اس کے سمجھنے کے لئے حضرت مسیح موعود کی کتابوں کو خوب یاد کرو یہ تمہارے ہاتھ میں ایسا زبردست اور قوی ہتھیار ہوگا کہ جس کو دیکھتے ہی شیطان بھاگ جائے گا۔‘‘

(روزنامہ الفضل 22 جنوری 1960ء)

☆......☆......☆......☆

ادار یہ

رہ وفا کے زندہ جاوید مسافر

احمدیت آج دنیا کے 204 ممالک میں ہے۔ مگر سارا سفر نہایت دکھوں مشکلات اور دلدوز مصائب کے راستہ سے طے ہوا ہے۔ عام احباب جماعت سے بڑھ کر مربیان سلسلہ نے جو قربانیاں دی ہیں ان کا تذکرہ دلوں میں جوش اور ولولہ پیدا کرتا ہے۔ بزرگوں کے لئے دعاؤں کی تحریک ہوتی ہے اور نئے مربیان کے لئے جادہ ہائے وفا طے ہوتے ہیں۔

مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مربیان کے وفد کے ساتھ 1946ء میں لندن پہنچے۔ اس وقت لندن مشن کی صورت حال انہوں نے ایک انٹرویو میں بیان کی جس کا کچھ حصہ احباب کی خدمت میں پیش ہے۔ فرماتے ہیں:

''(لندن میں اس وقت) بہت بدحالی تھی۔ لوگوں کو رہائش کی بڑی تکلیف تھی کھانے پینے کی بہت تنگی تھی آپ کو انڈا نہیں مل سکتا تھا انڈا بیمار یا بچہ لے سکتا تھا آپ کو سبزی تازہ نہیں مل سکتی تھی وہ بھی وہ چھپا لیتے تھے اور چند معروف لوگ آ کر لے جاتے تھے جنگ کے بعد بھی یہ کیفیت رہی اور وہاں ایک فروٹ سیلر کی دکان تھی وہاں ایک بوڑھی عورت تھی دکان کے پیچھے ایک کمرہ تھا وہاں وہ رہا کرتی تھی بیت الفضل کے قریب ترین سبزی کی دکان وہی تھی میری ڈیوٹی سبزی لانا تھی۔ ایک دن وہ مجھے کہنے لگی You Wait اس نے کرسی دی میں بیٹھ گیا آدھ گھنٹہ گاہکوں کو فارغ کرنے میں لگا پھر مجھے پچھلے کمرے میں لے گئی وہاں اس نے آم، کیلا اور ایک اور پھل دکھایا مجھے کہنے لگی میں سب کے سامنے تو نہیں تمہیں دے سکتی لیکن تم کبھی ایسے وقت آیا کرو جب یا تو دکان کھلے یا میں بند کرنے لگی ہوں اور اس کمرے میں ٹوکری رکھوں گی تم کسی کپڑے میں لے جایا کرنا اس طرح ہم پھل لیا کرتے تھے ورنہ وہ بچوں کو ملتا تھا یا حاملہ عورتوں کو باقی کسی کو نہیں ہاں لوگ ڈبل روٹی اور آلو کھا کر گزارہ کیا کرتے تھے۔

پارٹیشن سے پہلے حضرت صاحب جو مستقل مضمون، جو بیان لکھتے تھے ہمیں بھیج دیتے تھے وہاں ہم ترجمہ کر کے رات کو ہی ایک آدمی کے ذریعہ مڈنائٹ چھپوا دیتے تھے۔ پھر وہ بائی ہینڈ تقسیم کرتے تھے کوئی ایسی بات نہیں جو ہم نے چوبیس گھنٹے کے اندر اندر لوگوں تک نہ پہنچائی ہو یہ میری Contribution تھی حضرت صاحب کی خدمت میں۔ شاید اسی سے متاثر ہو کر حضرت صاحب نے ہمیں تقسیم ہند کے بعد لکھا کہ ملک تقسیم ہو گیا ہے ہم لاہور آ گئے ہیں اس لئے میں اب ان تمام (مربیان) کو جنہوں نے وقف کیا ہوا ہے وقف سے آزاد کرتا ہوں جو آزاد ہونا چاہتا ہے ہو جائے جب حالات بہتر ہوں گے میں تنکا تنکا اکٹھا کر کے گھونسلہ بنا لوں گا اور آپ کو بلا لوں گا۔ یہ لفظ لکھا ہوا تھا۔

بعض نے لکھا کہ مثلاً کرم الٰہی ظفر صاحب نے لکھا کہ مجھے الاؤنس نہ دیں مجھے رہنے کی اجازت دیں میں اپنے طور پر (دعوت الیٰ اللہ) کرتا ہوں۔ وہ پرفیوم بیچا کرتے تھے اس لئے وہ سپین میں رہ گئے۔ عطاء الرحمان صاحب نے کہا کہ مجھے فارغ نہ کریں مجھے رہنے دیں وہ فرانس میں تھے۔ (تیسرا میں تھا)......

یہ جو وقت تھا مالی تنگی کا یہ تین چار ماہ رہا اس کے بعد پھر حضرت صاحب نے پیسے بھجوانے کا انتظام کر دیا تھا۔ لیکن وہاں تھے کچھ لوگ چوہدری اشرف صاحب جیسے جو جماعت کو پیسوں کی تنگی نہیں آنے دیتے تھے۔ لیکن تنگی تھی ضرور......

ایک دفعہ کا واقعہ ہے جس طرح بیساکھی لگا کرتی تھی یا اب شہروں میں میلے ہوتے ہیں مختلف سٹال ہوتے ہیں وہاں بھی یہ طریق ہے چوہدری اشرف پرفیوم بیچا کرتا تھا اور لندن کے علاوہ باقی شہروں میں جب میلے لگتے تھے تو وہاں سٹال لے لیتا تھا جب حضرت صاحب کی چٹھی گئی اس کے جلدی بعد میلہ تھا وہاں چوہدری اشرف نے سٹال لیا ہوا تھا تو ایک دن باجوہ صاحب کو میرے متعلق کہنے لگا کہ حضرت صاحب نے فارغ کیتا اے تے ہن کوئی کم شم کر لوو۔ جے انہاں نوں میرے نال آؤن دیوتے تو انوں کجھ فائدہ ہو جائے گا۔ باجوہ صاحب نے اجازت دے دی۔ چوہدری اشرف کی موٹر اور کوئی آٹھ دس درجن شیشیاں چھوٹی چھوٹی اور باقی دو بڑی بوتلیں پرفیوم کے لئے یہ سامان تھا اور میز، چوہدری اشرف صاحب مجھے ساتھ لے گئے وہاں جا کر سٹال لگا لیا۔

جب ہم واپس آئے تو اشرف صاحب نے باجوہ صاحب کو کہا کہ یہ تیس پونڈ ہمارا منافع ہے ایک دن کا۔ یہ پندرہ پونڈ آپ کے یہ پندرہ پونڈ میرے تو کہنے لگے آپ دونوں کو تیرہ پونڈ ملتے ہیں چھ پونڈ مہینے کے تھے ہمارا الاؤنس تو باجوہ صاحب کے دو پونڈ زائد تھے یا شاید ایک پونڈ تھا انہوں نے کہا کہ آپ کا ایک مہینے کا الاؤنس تو آ گیا ہے اب اگلے اتوار پھر جائیں گے اور اگلے مہینے کا لے آئیں گے یہ سلسلہ تین چار مہینے جاری رہا اس لئے ہمیں کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔ یہ تنگی کے دنوں کی بات ہے یہ اللہ تعالیٰ نے راہ کھول دی تو محسوس نہیں ہوا کہ ہمیں الاؤنس نہیں ملتا۔''

1950ء میں آپ بطور امام بیت الفضل دوبارہ لندن گئے۔ اس دور کے حالات میں فرماتے ہیں:

''اس دوران ...... وہاں گرم پانی کا کوئی انتظام نہیں تھا مشن ہاؤس کو گرم کرنے کا کوئی سسٹم نہیں تھا تو میں ہر جمعہ کو پبلک باتھ پر جا کر نہا آتا تھا اور اول وضو ٹھنڈے پانی سے کر لیتے تھے اور جرابیں وغیرہ پہن لیتے تو سارا دن گزر جاتا تھا اتفاق ایسا ہوا کہ وہاں مجھے ایک دوست ملا جو سن 1945ء میں چوہدری رحمت اللہ صاحب کی دعوت پر مجھے ملا تھا ان کا دوست کاٹن کا کاروبار کرتا تھا اور مجھ سے ایک سال سینیئر تھا فیصل آباد کالج سے میرا ابھی واقف تھا مگر وہاں پھر دوست بن گیا۔ وہ وہاں اتفاق سے آ گیا اس نے وہاں اپنا دفتر کھول لیا وہ میرے پاس آیا کرتا تھا۔ تو وہ ایک دفعہ باتھ روم گیا کہنے لگا بڑا ٹھنڈا پانی ہے میں نے کہا کہ اسی تے ایدے نال ہی چار سال گزارہ کر لیا اے زندگی وقف ایسی واسطے کیتی اے اس نے جا کر مجھے ایک سو پاؤنڈ کا چیک بھیج دیا کہنے لگا پانی کا انتظام کر لیں اور پانی کا انتظام اللہ نے کر دیا پبلک باتھ پر جانا بند ہو گیا۔

کمرے گرم کرنے کے لئے کوئی انتظام نہیں تھا کوئلہ جلا کر کرتے تھے میں تو نہیں جلاتا تھا It is difficult for me لیکن جلانا تو چاہئے تھا۔ اس کے بغیر بھی گزارہ کرتے رہے۔''

ایک دوست کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں وہ میرے پاس آیا کرتا تھا اگر چھٹی پر آیا یا لندن آیا ایک دن دو دن رہا کرتا تھا ایک دن اس نے مجھ سے چپکے سے کہا ریڈیو بھی کوئی نہیں ہے میں لا دوں میں نے کہا۔ لیا دے۔ وہ گیا اور ریڈیو خرید لایا اور ریڈیو سننے لگ گئے۔ پھر حالت یہ تھی کہ پردے نہیں تھے کمروں کے۔ اس نے کہا میرا دل کرتا ہے کہ پردے بنا دوں میں نے کہا بنا دیں اس نے پردے کمروں کے بنا دیئے اس طرح کام چلتا تھا۔

(چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب، ص 191 تا 195۔ از حنیف محمود صاحب)

نگار صبح کی امید میں پگھلتے ہوئے
چراغ خود کو نہیں دیکھتا ہے جلتے ہوئے
وہ آرہے ہیں زمانے کہ تم بھی دیکھو گے
خدا کے ہاتھ سے انسان کو بدلتے ہوئے

تلفظ اور معانی سیکھئے

الفاظ	تلفظ	معانی
مسودہ	مُسَوَّدَہ	لکھا ہوا، ابتدائی تحریر جس میں اصلاح و ترمیم کی گنجائش ہو
مشاہیر	مَشَاہِیر	مشہور لوگ
مشتاق	مُشْتَاق	اشتیاق رکھنے والا، شائق، آرزومند، طالب
مشتبہ	مُشْتَبِہ	ملا جلا، جس کی حقیقت واضح نہ ہو
مُشْتَہَر	مُشْتَہَر	شہرت دیا گیا، مشہور یا اعلان یا اشتہار کردہ۔ (مُشْتَہِر: مشہور کرنے والا، اشتہار دینے والا)
مشتہرہ	مُشْتَہَرَہ	اعلان کیا گیا، اشتہار دیا گیا
مشرف	مُشَرَّف	سرفراز، شرف یافتہ
مشرف باسلام	مشرَّف بِاِسْلَام	اسلام قبول کرنا
مشیخت	مَشِیُخَت	بزرگی
مشیت	مَشِیَّت	خواہش، مرضی، ارادہ
مشیت ایزدی	مَشِیَّتِ ایزِدِی	تقدیر الٰہی، خدا کی مرضی
مشیر	مُشِیر	مشورہ یا رائے دینے والا، تدبیر بتانے والا، صلاح دینے والا
مشیمہ حجاب	مَشِیمَۂِ حِجَاب	رحم کی اندرونی جھلی جس کے اندر بچہ لپٹا ہوا ہوتا ہے
مصاحب	مُصَاحِب	ہم نشین، رفیق، دوست، ساتھی، جلیس
مصارف	مَصَارِف	اخراجات، خرچ کی مختلف مدیں

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

نیک عمل کی عادت ڈالنے کے لئے ایسے طریق اختیار کرنے کی ضرورت ہے جس سے مجبور ہو کر نیک اعمال بجالانے کی طرف توجہ پیدا ہو اور اس کے لئے سب کو مل کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر گھر کو کوشش کرنے کی ضرورت ہے اور ہر گھر کے ہر فرد کو کوشش کرنے کی ضرورت ہے اور یہ کوشش بغیر قربانی کے نہیں ہو سکتی

حضرت مصلح موعود کے خطبہ کے حوالہ سے عملی اصلاح کی راہ میں حائل مختلف اسباب کا تذکرہ اور ان روکوں کو دُور کرنے کے لئے زرّیں نصائح

آج ہمیں عہد کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی ذاتی خواہشات کی قربانی بھی کریں گے، اپنے بیوی بچوں کی خواہشات کی قربانی بھی کریں گے اور ہر وہ قربانی کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے جس سے ہماری عملی اصلاح کی دیواریں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 20 دسمبر 2013ء بمطابق 20 فتح 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

گزشتہ خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطبات سے استفادہ کرتے ہوئے عملی اصلاح کی روک کے دو اسباب بتائے تھے۔ اس بارے میں جو باقی اہم اسباب ہیں، وہ آج بیان کروں گا۔

عملی اصلاح میں روک کا تیسرا سبب فوری یا قریب کے معاملات کو مدّنظر رکھنا ہے۔ جبکہ عقیدے کے معاملات دُور کے معاملات ہیں، ایسے معاملات ہیں جن کا تعلق زیادہ تر بعد کی زندگی سے ہے جسے آجل کہتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ عملی حالت کے معاملات فوری نوعیت کے ہوتے ہیں یا بظاہر انسان سمجھ رہا ہوتا ہے کہ یہ ایسی باتیں ہیں جن کا عقیدے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر میں کوئی غلط کام کرلوں تو اس سے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا جو عقیدہ ہے وہ تو متأثر نہیں ہوتا۔ مثلاً سنار ہے، وہ سمجھتا ہے کہ میں سونے میں کھوٹ ملا لوں تو اس سے میرے ایک خدا کو ماننے کے عقیدے پہ کوئی حرف نہیں آتا لیکن میری کمائی زیادہ ہو جائے گی۔ جلد یا زیادہ رقم حاصل کرنے والا میں بن جاؤں گا۔

پس اُس نے اپنے قریب کے فائدے کو دیکھ کر ایک ایسا راہِ عمل اختیار کر لیا جو صرف اخلاقی گراوٹ ہی نہیں بلکہ چوری بھی ہے اور دھوکہ بھی ہے۔ اس لئے یہ عمل کیا۔ اُس نے سمجھا کہ اُس کے عقیدے کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس کا کوئی تعلق نہیں۔ بڑے بڑے حاجی ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ کاروباری دھوکے کرتے ہیں لیکن اپنے حاجی ہونے پر فخر ہے۔ ان دھوکوں کے وقت یہ بھول جاتے ہیں یا اس بات کی اہمیت نہیں سمجھتے کہ مرنے کے بعد کی زندگی بھی ہے اور ان دنیاوی اعمال کا مرنے کے بعد کی زندگی پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح نبی کی دی ہوئی تعلیم پر عمل فائدہ مند ہے یا نجات کس کو ملے گی، ایسے سوال عام طور پر انسانوں کو دُور کے سوال نظر آتے ہیں۔ اصل چیز جو دل و دماغ پر حاوی ہوتی ہے، وہ فوری فائدہ یا فوری تسکین ہے۔ اسی وجہ سے جو سنار ہے وہ سونے میں کھوٹ ملاتا ہے، چاندی کو وزن میں کم کر دیتا ہے۔ دوکاندار ہے جو جنس میں ملاوٹ کر دیتا ہے۔ کارخانے دار ہے جو کسی چیز کا نمونہ دکھا کر آرڈر وصول کرتا ہے اور ترسیل جو ہے وہ کم معیار کی چیز کی کرتا ہے۔ خاص طور پر تیسری دنیا کے ممالک میں یہ چیز عام ہے۔ پس عمل کی اصلاح کے راستے میں دنیوی ضروریات حائل ہو جاتی ہیں اور دھوکہ، جھوٹ اور فریب کے فوری فوائد دُور کے نقصان کو دل اور دماغ سے نکال دیتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود نے بعض مثالیں بھی دی ہیں۔ مثلاً غیبت ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ کسی کا افسر اپنے ماتحت کو تکلیفیں دیتا ہے، ظلم و ستم کرتا ہے، لیکن ماتحت اپنے افسر کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔ اتفاقاً اس ماتحت کی اُس افسر سے بھی بڑے افسر سے ملاقات ہو جاتی ہے اور وہ بڑا افسر اس افسر کے خلاف کچھ کہتا ہے تو یہ شخص جس کو اپنے افسر سے تکلیفیں پہنچ رہی ہوتی ہیں خوش ہو جاتا ہے کہ جس موقع کی مجھے تلاش تھی وہ آج مجھے مل گیا۔ اور اس چھوٹے افسر کے خلاف جس نے اُسے تنگ کیا ہوتا ہے، ایسی باتیں کرتا ہے اور اُس کے ایسے عیوب بیان کرتا ہے کہ بڑا افسر اُس چھوٹے افسر پر اور زیادہ ناراض ہو۔ اور جھوٹ، سچ جو کچھ ہو سکتا ہے بیان کر دیتا ہے تاکہ اپنا بدلہ لے سکے اور اُس وقت اُسے یہ خیال آتا ہے کہ آج اگر میں غیبت نہ کروں تو میری جان اور مال کا خطرہ دُور نہیں ہو گا اور وہ اس وجہ سے بے دھڑک غیبت کا ارتکاب کر دیتا ہے اور اس دنیا کا فائدہ اُٹھا لیتا ہے۔ پس دنیوی فوائد کے لئے انسان بدیوں کا ارتکاب کر لیتا ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 352-351 خطبہ جمعہ 29 مئی 1936ء)

چوتھا سبب عملی اصلاح کی کمزوری کا یہ ہے کہ عمل کا تعلق عادت سے ہے اور عادت کی وجہ سے کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں اور خصوصاً ایسے وقت میں جب مذہب کے ساتھ حکومت نہ ہو۔ یعنی حکومت کے قوانین کی وجہ سے بعض عملی اصلاحیں ہو جاتی ہیں لیکن بدقسمتی سے (دین حق) میں جن باتوں کو اخلاقی گراوٹیں کہا جاتا ہے اور اُس کی اصلاح کی طرف (دین حق) توجہ دلاتا ہے ان میں اسلامی ممالک میں انصاف کا فقدان ہونے کی وجہ سے، دوعملی کی وجہ سے، باوجود اسلامی حکومت ہونے کے اسلامی ممالک میں بھی عملی حالت قابلِ فکر ہے۔ اور غیر اسلامی ممالک میں بعض باتیں جن کے لئے اصلاح ضروری ہے، وہ اُنہیں بدعملی اور اخلاقی گراوٹ نہیں سمجھتے، اس لئے بعض باتوں کی عملی اصلاح نہیں ہو سکتی۔

پس عملی اصلاح کے لئے حکومت کا ایک کردار ہے۔ جہاں مذہب اور حکومت کی عملی اصلاح کی تعریف ایک ہے اور عملی اصلاح اُس کے مطابق ہے، وہاں عادتیں قانون کی وجہ سے ختم کی جا سکتی ہیں۔ لیکن جہاں حکومت کا قانون عملی اصلاح کے لئے مددگار نہ ہو، وہاں عادتیں نہیں بدلی جا سکتیں اور عملی کمزوریاں معاشرے کا ناسور بن جاتی ہیں۔ جیسا کہ آزادی کے نام پر ترقی یافتہ ممالک میں ہم بہت سی عملی کمزوریاں دیکھتے ہیں اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ سے عملی کمزوریاں اب دنیا میں ہر جگہ پھیلائی جا رہی ہیں اور ایسے ماحول میں پڑنے والے، ماحول کا حصہ ہونے کی وجہ سے، مستقل ان چیزوں کو دیکھ کر عادتاً بعض عملی کمزوریاں اپنا چکے ہیں اور لاشعوری اور غیر ارادی طور پر بچے اور یا جو نوجوان ہیں اُن میں بھی، لڑکے اور لڑکیوں میں بھی یہ کمزوریاں راہ پکڑ رہی ہیں اور جب عادت

پکی ہو جائے تو پھر اُسے چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مثلاً نشہ ہے، اس کی عادت پڑ جائے تو چھوڑنا مشکل ہے۔ ایک شخص یہ قربانی تو کر لیتا ہے کہ تین خداؤں کی جگہ ایک خدا کو مان لے اور یہ تو کبھی نہیں ہوگا کہ جب ایک خدا کو مان لیا تو دوسرے دن اُسے ایک خدا کی جگہ تین خداؤں کا خیال آ جائے۔ مگر نشہ کرنے والے کے دل میں یہ خواہش ضرور پیدا ہوگی کہ نشہ مل جائے۔ ساری عمر کے عقیدے کو تو ایک شخص چھوڑ سکتا ہے، مگر نشہ کی عادت جو چند مہینوں یا چند سالوں کی عادت ہے اس میں ذرا سی نشے کی کمی ہو جائے تو وہ اُسے بے چین کر دیتی ہے۔ سگریٹ پینے والے بھی بعض ایسے ہی ہیں جو اپنے خاندانوں کو چھوڑ کر، اپنے بہن بھائیوں کو چھوڑ کر، اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر، اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر جماعت میں بھی داخل ہوئے، انہوں نے قربانی دی اور احمدی ہو گئے لیکن اگر سگریٹ چھوڑنے کو کہو تو سو بہانے تلاش کریں گے۔ کسی کا پیٹ پھول جاتا ہے، کسی کو نشہ نہ کرنے سے نیند نہیں آتی، کسی کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں اُس کے خیال میں ختم ہو جاتی ہیں اور اس کے لئے وہ پھر بے چین رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ صرف اُن کے لئے نہیں جو احمدیت میں داخل ہوئے ہیں، ہر ایک شخص کے لئے ہے۔

بعض بہت نیک کام کر رہے ہوتے ہیں اور بڑی قربانی کر کے کر رہے ہوتے ہیں لیکن چھوٹی سی عادت نہیں چھوڑ سکتے۔

حضرت مصلح موعود نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ہمارے ایک تایا تھے، جو دہریہ تھے اور بے دین تھے۔ حضرت مسیح موعود کے پاس جب ایسے دوست آتے تھے جن کو حُقّے کی عادت تھی تو وہاں تو حُقّہ ملتا نہیں تھا، لیکن یہ جو تایا تھے اُن کے ہاں حُقّہ ہر وقت چلتا رہتا تھا۔ اور بھی ان کو نشے کی عادت تھی، تو یہ حقہ پینے والے وہاں چلے جایا کرتے تھے اور حُقّے کے نشے کی وجہ سے اُن کی فضول اور بیہودہ باتیں سننے پر مجبور ہوتے تھے۔ اُن تایا سے ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے پوچھا کہ کبھی آپ نے نماز بھی پڑھی ہے؟ اُن کی دینی حالت کا یہ حال تھا، کہنے لگے کہ بچپن سے ہی میری طبیعت ایسی ہے کہ جب میں کسی کو سر نیچے کئے دیکھتا ہوں تو مجھے ہنسی آنی شروع ہو جاتی ہے۔ مراد یہ تھی کہ جب میں کسی کو سجدے میں دیکھتا ہوں، نماز پڑھتے دیکھتا ہوں تو اُس وقت سے مَیں مذاق اُڑایا کرتا تھا۔ حضرت مصلح موعود لکھتے ہیں کہ ان صاحب کے پاس دوست چلے جاتے تھے اور حُقّے کی مجبوری کی وجہ سے (دین) کے خلاف اور سلسلے کے خلاف باتیں بھی سننی پڑتی تھیں اور سنتے تھے۔ ایک دفعہ ایک دوست وہاں گئے اور اپنے آپ کو گالیاں دیتے ہوئے، برا بھلا کہتے ہوئے باہر نکلے۔ کسی نے پوچھا یہ کیا ہوا ہے؟ تو کہتے ہیں، اس حقے کی وجہ سے، اس لعنت کی وجہ سے میرے نفس نے مجھے ایسی باتیں سننے پر مجبور کیا ہے جو عام حالات میں مَیں برداشت نہیں کر سکتا۔

تو عادتیں بعض دفعہ انسان کو بہت ذلیل کروا دیتی ہیں۔ بعض لوگوں کو جھوٹ بولنے کی عادت ہوتی ہے۔ لاکھ سمجھاؤ، نگرانی کرو مگر جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتے۔ اُن کی اصلاح مشکل ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ ہو نہیں سکتی۔ اگر اصلاح نہ ہو سکے تو اُن کو سمجھانے کی ضرورت کیا ہے۔ خطبات میں بھی مستقل سمجھایا جاتا ہے، نصیحتیں کی جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا سمجھائے جانے کا حکم ہے۔ اگر ایمان کی کچھ بھی رمق ہے تو نصیحت بہرحال فائدہ دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ مومنوں کو نصیحت کرو اُن کے لئے فائدہ مند ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 367 تا 369 خطبہ جمعہ 5 جون 1936ء)

ایک واقعہ ہے کہ ایک صاحب کو گالی دینے کی، ہر وقت گالی دینے کی، ہر بات پر گالی دینے کی عادت تھی۔ اور اُن کو بعض دفعہ پتہ بھی نہیں لگتا تھا کہ میں گالی دے رہا ہوں۔ اُن کی شکایت حضرت مصلح موعود کے پاس کسی نے کی۔ آپ نے جب اُن کو بلا کر پوچھا کہ سنا ہے آپ گالیاں بڑی دیتے ہیں تو گالی دے کر کہنے لگے کہ کون کہتا ہے مَیں گالی دیتا ہے۔ تو عادت میں احساس ہی نہیں ہوتا کہ انسان کیا کہہ رہا ہے۔ بعض بالکل ایسی حالت میں ہوتے ہیں کہ عادت کی وجہ سے اُن کو احساس ختم ہو جاتے ہیں، احساس مٹ جاتے ہیں۔ لیکن اگر انسان کوشش کرے تو اُن مٹے ہوئے احساسات کو، ختم ہوئے ہوئے احساسات کو دوبارہ پیدا بھی کیا جا سکتا ہے، اصلاح بھی کی جا سکتی ہے۔

بہرحال عملی حالت کی روک میں عادت کا بہت بڑا دخل ہے۔ آجکل ہم دیکھتے ہیں، بیہودہ فلمیں دیکھنے کا بڑا شوق ہے۔ انٹرنیٹ پر لوگوں کے شوق ہیں اور بعض لوگوں کی ایسی حالت ہے کہ ان کی نشے والی حالت ہے۔ وہ کھانا نہیں کھائیں گے اور بیٹھے فلمیں دیکھ رہے ہیں تو دیکھتے چلے جائیں گے۔ انٹرنیٹ پر بیٹھے ہیں تو بیٹھے چلے جائیں گے۔ نیند آ رہی ہے تب بھی وہ بیٹھے دیکھتے رہیں گے۔ نہ بچوں کی پرواہ، نہ بیوی کی پرواہ تو ایسے لوگ بھی ہیں۔ پس یہ جو عادتیں ہیں، یہ عملی اصلاح میں روک کا بہت بڑا کردار ادا کرتی ہیں۔

عملی اصلاح میں روک کا پانچواں سبب بیوی بچے بھی ہیں۔ یہ عملی اصلاح کی راہ میں حائل ہوتے ہیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 375 خطبہ جمعہ 12 جون 1936ء)

بسا اوقات انسان کو بیوی بچوں کی تکالیف عملی طور پر ابتلا میں ڈال دیتی ہیں۔ مثلاً (دین) کی یہ تعلیم ہے کہ کسی کا مال نہیں کھانا۔ اب اگر کسی نے کسی کے پاس کوئی رقم بطور امانت رکھوائی ہو لیکن اُس کا کوئی گواہ نہ ہو، کوئی ثبوت نہ ہو تو جس کے پاس امانت رکھوائی گئی ہے اُس کی نیت میں بعض دفعہ اپنے بیوی بچوں کی ضروریات کی وجہ سے کھوٹ آ جاتا ہے، نیت بد ہو جاتی ہے، اُسے خیال آتا ہے کہ میری بیوی نے کچھ رقم کا مطالبہ مجھ سے کیا تھا اور اس وقت میرے پاس رقم نہیں تھی میں نے مطالبہ پورا نہیں کیا۔ یا میرے بچے نے فلاں چیز کے لئے مجھ سے رقم مانگی تھی اور میں اُسے دے نہ سکا تھا۔ اب موقع ہے۔ یہ رقم مار کر میں اپنے بیوی اور بچے کے مطالبہ کو پورا کر سکتا ہوں یا بچے کی بیماری کی وجہ سے علاج کے لئے رقم کی ضرورت ہے، رقم نہیں ہے۔ اس امانت سے فائدہ اُٹھا کر اور یہ رقم خرچ کر کے میں اس کا علاج کروا لوں، بعد میں دیکھا جائے گا کہ رقم دینی ہے یا نہیں دینی۔ یا کسی اور مقصد کے لئے جو بیوی بچوں سے متعلقہ مقصد ہے، انسان کسی دوسرے کی رقم غصب کر لیتا ہے۔ تو یہ امانت کے متعلق (دینی) تعلیم کے خلاف ہے کہ جب امانت رکھوائی جائے تو تم نے بہرحال واپس کرنی ہے، چاہے اُس کے گواہ ہیں یا نہیں ہیں، کوئی ثبوت ہے یا نہیں ہے۔ بعض دفعہ بعض لوگ اپنے بچوں کے فوائد کے لئے، اُن کے لئے جائیداد بنانے کے لئے نابالغ یتیموں کا حق مار لیتے ہیں یا کچھ حد تک انہیں نقصان پہنچا دیتے ہیں۔

پھر صرف مالی معاملات کی بات نہیں ہے۔ صرف یہی مثالیں نہیں ہیں۔ اس آزاد اور ترقی پسند معاشرے میں بعض ماں باپ خاص طور پر اور عموماً یہ بات کرتے ہیں، لیکن غریب ممالک میں بھی یہ چیزیں سامنے آ جاتی ہیں کہ لاڈ پیار کی وجہ سے بچوں کو (دینی) تعلیم کی پابندی کروانے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ یہ باتیں جو مَیں کر رہا ہوں، افسوس سے مَیں کہوں گا کہ یہ ہمارے احمدی معاشرے میں نظر آ جاتی ہیں، وقتاً فوقتاً سامنے آتی رہتی ہیں۔ کسی نے کسی کی امانت کھا لی۔ کسی نے کسی کو کسی اور قسم کا مالی دھوکہ دے دیا۔ کسی نے یتیم کا مال پورا ادا کرنے کا حق ادا نہیں کیا۔ قضاء میں بعض ایسے معاملات آتے ہیں یا شکایات آتی ہیں کہ کوئی امیر ممالک میں رہنے والا اپنی بیٹی کی شادی پاکستان میں کرتا ہے اور داماد کو پہلے دن ہی کہہ دیتا ہے کہ مَیں نے اپنی بچی بڑے لاڈ پیار سے پالی ہے اور اس کو ہر قسم کی آزادی ہے۔ اس پر کسی قسم کی پابندی نہ لگانا اور بیٹی کا دماغ باپ کی شہ پر عرش پر پہنچا ہوتا ہے۔ خاوند کو وہ کوئی چیز نہیں سمجھتی۔ حالانکہ (دینی) تعلیم ہے کہ بیوی خاوند کے حقوق ادا کرے اور اپنے گھر کی ذمہ داریاں نبھائے، یہ اُس کے فرائض میں داخل ہے۔ کبھی لڑکے پاکستان سے لڑکیاں بیاہ کر لاتے ہیں اور لڑکی کو ظلم کی چکی میں پیستے چلے جاتے ہیں اور لڑکے کے ماں باپ کہتے ہیں کہ لڑکی سب کچھ برداشت کرے، مرد تو ایسے ہی ہوتے ہیں۔ یہ بچوں کا لاڈ جہاں ماں باپ کی عملی حالت کو برباد کر رہا ہوتا ہے، وہاں گھروں کو بھی برباد کر رہا ہوتا ہے۔

پس بیوی بچوں کی وجہ سے عملی اصلاح میں روک کی بے شمار مثالیں ہیں۔ کئی اعمال ایسے ہیں جو انسان کی کمزوری ظاہر کر رہے ہوتے ہیں۔ کیونکہ بیوی بچوں کے لاڈ یا ضروریات اُن کے آڑے

آ جاتی ہیں۔ ان کی محبت اُس کو نیک عمل سے روک لیتی ہے۔ بچوں کے حق میں جھوٹی گواہیاں، بچوں کے لاڈ کی وجہ سے دی جاتی ہیں۔

غریب ممالک میں یا تیسری دنیا کے ممالک میں تو یہ بیماری عام ہے کہ افسران رشوت لیتے ہیں۔ صرف اپنے لئے نہیں لیتے بلکہ بچوں کے لئے، جائیدادیں بنانے کے لئے، بچوں کے لئے جائیدادیں بنا کر چھوڑ جانے کے لئے وہ رشوت لیتے ہیں یا اُنہیں تعلیم دلوانے کے لئے، مہنگے سکولوں میں پڑھوانے کے لئے رشوت لی جاتی ہے۔

پس انسانی اعمال کی درستی میں جذبات اور جذبات کو اُبھارنے والے رشتے روک بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کی درستی اس صورت میں ممکن ہے جب خدا تعالیٰ کی محبت ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ اس محبت کی شدت کے مقابلے میں بیوی بچوں کی محبت اور اُن کے لئے پیدا ہونے والے جذبات معمولی حیثیت اختیار کر لیں۔ اور انسان اس کے اثرات سے بالکل آزاد ہو جائے۔ اگر یہ نہیں تو عملی اصلاح بہت مشکل ہے۔

چھٹا سبب عملی اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ انسان اپنی مستقل نگرانی نہیں رکھتا۔ یعنی عمل کا خیال ہر وقت رکھنا پڑتا ہے تبھی عملی اصلاح ہو سکتی ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 380 خطبہ جمعہ 12 جون 1936ء)

ہر کام کرتے وقت یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ اس کام کے نتائج نیک ہیں یا نہیں۔ اس کام کو کرنے کی مجھے اجازت ہے یا نہیں۔ میں حضرت مسیح موعود کی اس بات پر عمل کر رہا ہوں یا نہیں کہ قرآنِ کریم کے جو سات سو حکم ہیں اُن پر عمل کرو۔ کہیں میں ان سے دُور تو نہیں جا رہا۔ مثلاً دیانت سے کام کرنا ایک اہم حکم ہے۔ ایک دکاندار کو بھی یہ حکم ہے، ایک کام کرنے والے مزدور کو بھی یہ حکم ہے اور اپنے دائرے میں ہر ایک کو یہ حکم ہے کہ دیانتدار بنو۔ ایک دکاندار ہے، اُس کے سامنے دیانت سے چلنے کا حکم کئی بار آتا ہے۔ ایک انجان گاہک آتا ہے تو اُسے وہ یا کم معیار کی چیز دیتا ہے، یا قیمت زیادہ وصول کرتا ہے، یا اُس مقررہ قیمت پر کم وزن کی چیز دیتا ہے۔ یہ بیماری جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا، ان ملکوں میں تو کم ہے لیکن غریب ممالک میں بہت زیادہ ہے۔ پس گاہک کو چیز دیتے ہوئے کوئی تو یہ سوچتا ہے کہ اس گاہک کی کم علمی کی وجہ سے میں فائدہ اُٹھاؤں۔ کوئی کہتا ہے کہ اگر میں وزن میں اتنی کمی ہر گاہک کے سودے میں کروں تو شام تک میں اتنا بچا لوں گا۔ بعض دفعہ گاہک کی سخت ضرورت اور مجبوری دیکھ کر اصل منافع سے کئی گنا زیادہ منافع کما لیا جاتا ہے۔ یہ تو ویسے بھی تجارت کے جو اخلاق ہیں اُن کے خلاف ہے لیکن اسلام تو اس کو سختی سے منع کرتا ہے۔ منافع کے ضمن میں یہ بھی کہوں گا کہ حضرت مصلح موعود نے ربوہ جو آباد ہوا ہے تو وہاں کے دکانداروں کو یہ نصیحت کی تھی کہ تم منافع کم لو تو تمہارے پاس گاہک زیادہ آئیں گے۔ لیکن میرے پاس **بعض شکایات ایسی آ رہی ہیں یا آتی رہتی ہیں کہ ربوہ میں دو کاندار اتنا منافع کمانے لگ گئے ہیں کہ لوگ چنیوٹ جا کر سودا خریدنے لگ گئے ہیں۔ یعنی اپنوں کے بجائے غیروں کے پاس احمدیوں کا روپیہ جانے لگ گیا ہے اور اس کے ذمہ دار ربوہ کے احمدی دکاندار ہیں۔** پس اس لحاظ سے بھی ہمارے احمدی دکاندار سوچیں اور اپنی اصلاح کی کوشش کریں۔ یہ جہاں بھی ہوں، صرف ربوہ کی بات نہیں ہے۔ جہاں بھی دکاندار ہو، ایک احمدی دکاندار کا معیار ہمیشہ اچھا ہونا چاہئے، اُن کا وزن پورا ہونا چاہئے، کسی چیز میں نقص کی صورت میں گاہک کے علم میں وہ نقص لانا ضروری ہونا چاہئے۔ منافع مناسب اور کم ہونا چاہئے۔ اس سے انشاء اللہ تعالیٰ تجارت میں برکت پڑتی ہے، کمی نہیں آتی۔ اسی طرح ہر میدان کے احمدی کو اپنی دیانت کا حسن ظاہر کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ہر وقت اس حکم کی جگالی کرنے کی ضرورت ہے جو ابھی پڑھا ہے، تبھی عملی اصلاح ممکن ہو گی۔ ہر وقت دہراتے رہنا پڑے گا کہ میری عملی اصلاح کے لئے مَیں نے یہ یہ کام کرنے ہیں۔ اسی طرح دوسری برائیاں ہیں، مثلاً جھوٹ ہے۔ ہر بات کہتے وقت یہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ میری بات میں کوئی غلط بیانی نہ ہو۔

پھر اس کی دکانداروں کی لاپرواہی کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ ایک دکاندار نماز کا وقت آتا ہے تو نماز کے لئے چلا جاتا ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ میں دکان کھلی رکھوں تا کہ اس عرصے میں جتنے گاہک آئیں وہ میرے پاس آئیں۔ پس ایک طرف تو نیک اعمال کا خیال رکھنے والے نماز کی تیاری کر رہے ہوتے ہیں اور دوسری طرف پیسہ کمانے کا سوچنے والے اس سے بے پرواہ اپنے دنیاوی فائدے دیکھنے کے لئے منافع بنانے کی سوچ رہے ہوتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ہر کام کرنے سے پہلے نیک اعمال کی اصلاح کو سوچیں، اُن کی نظر دنیاوی فائدے کی طرف ہوتی ہے اور وہ اُس کے متعلق سوچتے ہیں۔

ربوہ کے دکانداروں کے بارے میں پھر میں کہوں گا کہ **ایک دفعہ ایک شکایت آئی تھی کہ نماز کے وقت میں دکانیں بند نہیں کرتے۔ تو اب بہر حال اُن کی رپورٹ آئی ہے کہ سب نے یہی کہا ہے کہ اب ہم انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ کرتے رہیں گے۔** خدا کرے کہ یہ لوگ اس پر عمل کرنے والے بھی ہوں۔

اسی طرح قادیان کے دکاندار ہیں اور آجکل تو قادیان میں جلسے کی وجہ سے گہما گہمی ہے، اُنہیں بھی اس کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ گاہک باہر سے آئے ہوئے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اپنے فرائض جو ہیں اُن کو بھول جائیں۔ وہاں اُن کو نمازوں کے اوقات میں اپنی دکانیں یا اپنے سٹال جو ہیں وہ بہر حال بند کرنے چاہئیں اور دنیا میں ہر جگہ ہر احمدی کو یہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ جو فرائض ہیں، اُن کی ادائیگی کے لئے اُن کو بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ اعمال پر بار بار توجہ دینے کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی تیز رفتار گھوڑے پر سوار چلا جا رہا ہو لیکن بے احتیاطی سے اگر بیٹھے گا تو گھوڑا اُسے نیچے گرا دے گا۔ پس مومن کو بھی ہر وقت اپنے اعمال پر نگاہ رکھنی پڑے گی اور رکھنی چاہئے۔ لمحہ بھر کے لئے اگر بے احتیاطی ہو جائے تو مومن کا جو معیار ہے اُس سے وہ گر جائے گا اور اس کے اعمال کی اصلاح بھی نہیں ہو گی۔

پس ہر معاملے میں ہر وقت نظر رکھ کر ہی عملی اصلاح کی طرف ہر ایک جو ہے صحیح قدم اُٹھا سکتا ہے۔ برائیوں کی طرف ایک مرتبہ انسان جھک گیا تو پھر وہ اُس میں ڈوب جاتا ہے۔ گویا برائیوں سے بچنے کے لئے ہر کام پر نظر رکھ کر انسان ایک حجاب میں آ جاتا ہے اور جب یہ حجاب ختم ہو جائے تو ایک کے بعد دوسری کمزوری اُس پر غلبہ پا لیتی ہے۔

عورتوں کے لئے بھی مَیں ایک مثال دوں گا۔ پردہ اور حیا کی حالت ہے۔ اگر ایک دفعہ یہ ختم ہو جائے تو پھر بات بہت آگے بڑھ جاتی ہے۔ آسٹریلیا میں مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض بڑی عمر کی عورتوں نے جو پاکستان سے وہاں آسٹریلیا میں اپنے بچوں کے پاس نئی نئی گئی تھیں، اپنی بچیوں کو یہ دیکھ کر کہ پردہ نہیں کرتیں اُنہیں پردے کا کہا کہ کم از کم حیادار لباس پہنو، سکارف لو تو اُن کی لڑکیوں میں سے بعض جو ایسی ہیں کہ پردہ نہ کرنے والی ہیں، انہوں نے یہ کہا کہ یہاں پردہ کرنا بہت بڑا جرم ہے اور آپ بھی چھوڑ دیں تو مجبوراً ان عورتوں نے بھی جو پردہ کا کہنے والی تھیں، جن کو ساری عمر پردے کی عادت تھی اس خوف کی وجہ سے کہ جرم ہے، خود بھی پردہ چھوڑ دیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ وہاں کوئی ایسا قانون نہیں ہے، نہ جرم ہے۔ کوئی پابندی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اس طرف توجہ دیتا ہے۔ صرف فیشن کی خاطر چند نوجوان عورتوں اور بچیوں نے پردے چھوڑ دیئے ہیں۔ پاکستان سے شادی ہو کر وہاں آنے والی ایک بچی نے مجھے لکھا کہ مجھے بھی زبردستی پردہ چھڑوا دیا گیا تھا۔ یا ماحول کی وجہ سے میں بھی کچھ اس دام میں آ گئی اور پردہ چھوڑ دیا۔ اب میں جب وہاں دورے پر گیا ہوں تو اُس نے لکھا کہ آپ نے جلسہ میں جو تقریر عورتوں میں کی اور پردے کے بارے میں کہا تو اُس وقت میں نے برقع پہنا ہوا تھا تو اُس وقت سے میں نے برقع پہنے رکھا ہے اور اب میں اُس پر قائم ہوں اور کوشش بھی کر رہی ہوں اور دعا بھی کر رہی ہوں کہ اس پر قائم رہوں۔ اُس نے دعا کے لئے بھی لکھا۔ تو پردے اس لئے چُھٹ رہے ہیں کہ اس حکم کی جو قرآنی حکم ہے، بار بار ذہن میں جگالی نہیں کی جاتی۔ نہ ہی گھروں میں اس کے ذکر ہوتے ہیں۔ پس عملی اصلاح کے لئے بار بار برائی کا ذکر

ہونا اور نیکی کا ذکر ہونا ضروری ہے۔

ساتواں سبب اعمال کی اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ انسانی تعلقات اور رویے جو ہیں وہ حاوی ہو جاتے ہیں اور خشیت اللہ میں کمی آ جاتی ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 383 خطبہ جمعہ 12 جون 1936ء)

بسا اوقات لالچ، دوستانہ تعلقات، رشتے داری، لڑائی، بُغض اور کینے ان اعمال کے اچھے حصوں کو ظاہر نہیں ہونے دیتے۔ مثلاً امانت کی جو میں نے مثال دی ہے، دوبارہ دیتا ہوں کہ انسان امانت کو اس نقطہ نظر سے نہیں دیکھتا کہ خدا تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہوا ہے، بلکہ اس نقطۂ نگاہ سے دیکھتا ہے کہ اس خاص موقع پر امانت کی وجہ سے اُس کے دوستوں یا دشمنوں پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح وہ سچ کو اس نقطہ سے نہیں دیکھتا کہ سچ بولنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے بلکہ اس نقطۂ نگاہ سے دیکھتا ہے کہ آیا اُسے یا اُس کے دوستوں، عزیزوں کو اس سچ بولنے سے کوئی نقصان تو نہیں پہنچے گا؟ ایک انسان دوسرے انسان کے خلاف گواہی اس لئے دے دیتا ہے کہ فلاں وقت میں اُس نے مجھے نقصان پہنچایا تھا۔ پس آج مجھے موقع ملا ہے کہ میں بھی بدلہ لے لوں اور اُس کے خلاف گواہی دے دوں۔ تو اعمال میں کمزوری اس وجہ سے ہوتی ہے کہ خشیت اللہ کا خانہ خالی ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے اس حکم کو سامنے رکھنا چاہئے کہ اپنے خلاف یا اپنے پیاروں اور والدین کے خلاف بھی تمہیں گواہی دینی پڑے تو دو اور سچائی کو ہمیشہ مقدم رکھو۔

آٹھواں سبب عملی اصلاح میں روک کا یہ ہے کہ عمل کی اصلاح اُس وقت تک بہت مشکل ہے جب تک خاندان کی اصلاح نہ ہو۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 384 خطبہ جمعہ 12 جون 1936ء)

مثلاً دیانتداری اُس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی یا اُس کا معیار قائم نہیں رہ سکتا، جب تک بیوی بچے بھی پورا تعاون نہیں کرتے۔ گھر کا سربراہ کتنا ہی حلال مال کمانے والا ہو لیکن اگر اُس کی بیوی کسی ذریعہ سے بھی ہمسایوں کو لُوٹتی ہے یا کسی اور ذریعہ سے کسی کو نقصان پہنچاتی ہے، مال غصب کرنے کی کوشش کرتی ہے یا اُس کا بیٹا رشوت کا مال گھر میں لاتا ہے تو اس گھر کی روزی حلال نہیں بن سکتی۔ خاص طور پر اُن گھروں میں جہاں سب گھر والے اکٹھے رہتے ہیں، جوائنٹ فیملی سسٹم ہے اور اُن کے اکٹھے گھر چل رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے اعمال ہیں۔ جب تک سب گھر والوں کے اعمال میں ایک ہو کر بہتری کی کوشش نہیں ہوگی، کسی نہ کسی وقت ایک دوسرے کو متاثر کر دیں گے۔ بیوی نیک ہے اور خاوند رزقِ حلال نہیں کماتا تو تب بھی گھر متاثر ہوگا۔ نمازوں کی طرف اگر باپ کی توجہ ہے لیکن اپنے بچوں کو توجہ نہیں دلاتا یا باپ کہتا ہے لیکن ماں توجہ نہیں کر رہی۔ یا ماں توجہ دلا رہی ہے اور باپ بے نمازی ہے تو بچے اُس کی نقل کریں گے۔ گزشتہ خطبہ میں بھی میں نے یہ مثالیں دی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے: (-) (التحریم: 66) کہ نہ صرف اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ تمہارا صرف اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچانا کافی نہیں ہے بلکہ دوسروں کو بھی بچانا فرض ہے۔ اگر دوسروں کو نہیں بچاؤ گے تو وہ تمہیں ایک دن لے ڈوبیں گے۔

پس اعمال کی اصلاح کے لئے پورے گھر کی اصلاح کی ضرورت ہے اور اس کے لئے سب کو کوشش کرنی چاہئے۔ اس میں گھر کے سربراہ کا سب سے اہم کردار ہے۔ اکثر اوقات بیوی بچوں کی طرف سے غفلت یا اُن کی تکلیف کا احساس یا بے جا لاڈ اپنی اور اپنے گھر والوں کی اصلاح میں روک بن جاتا ہے۔

ان آٹھ باتوں کے علاوہ بھی بعض وجوہات عملی اصلاح میں روک کی ہو سکتی ہیں۔ یہ چند اہم باتیں جیسا کہ میں نے کہی ہیں لیکن اگر ان پر غور کیا جائے تو تقریباً تمام باتیں انہی آٹھ باتوں میں سمٹ بھی جاتی ہیں۔

بہر حال خلاصہ یہ کہ اعمال کے بارے میں ایسی روکیں موجود ہیں جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے ہٹا دیتی ہیں۔ اُس کے قرب سے دور پھینک دیتی ہیں۔ اگر ہم اپنے اعمال کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ صرف کہہ دینے سے اصلاح نہیں ہوگی بلکہ اُن ذرائع کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے جن کے ذریعہ سے اصلاح ممکن ہے۔ حضرت مصلح موعود نے ایک مثال دی ہے کہ یورپ کا ایک مشہور لیکچرر تھا اور بڑے اعلیٰ قسم کے لیکچر دیا کرتا تھا لیکن لیکچر دیتے وقت وہ اپنے کندھے بہت زور زور سے ہلایا کرتا تھا، اوپر نیچے کیا کرتا تھا۔ لوگوں نے اُسے کہا کہ تم لیکچر تو بہت اچھا دیتے ہو لیکن تمہارے کندھوں کی اوپر نیچے کی حرکت کی وجہ سے اکثر لوگوں کو ہنسی آ جاتی ہے۔ اُس نے بڑی کوشش کی کہ یہ جو نقص ہے وہ دُور ہو جائے لیکن دور نہ ہوا۔ آخر اُس نے اس کا علاج اس طرح شروع کیا کہ دو تلواریں اُس نے چھت سے ٹانگ لیں جو اُس کی height تک پہنچتی تھیں، کندھوں تک پہنچتی تھیں اور اُن کے نیچے کھڑا ہو کر اُس نے تقریر کی مشق کرنا شروع کر دی۔ جب بھی کندھا ہلاتا تھا تو تلوار اُس کے کندھے پر لگتی تھی، کبھی دائیں کبھی بائیں۔ چنانچہ چند دن کی کوشش کے بعد اُس کی یہ عادت ختم ہو گئی۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 390 خطبہ جمعہ 12 جون 1936ء)

پس نیک عمل کی عادت ڈالنے کے لئے ایسے طریق اختیار کرنے کی ضرورت ہے جس سے مجبور ہو کر نیک اعمال بجا لانے کی طرف توجہ پیدا ہو اور اس کے لئے سب کو مل کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر گھر کو کوشش کرنے کی ضرورت ہے اور ہر گھر کے ہر فرد کو کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ کوشش بغیر قربانی کے نہیں ہو سکتی۔ بغیر وہ طریقہ اختیار کئے نہیں ہو سکتی جس سے برائیوں کو چھوڑنے کے لئے اگر تکلیفیں بھی برداشت کرنی پڑیں تو کی جائیں۔ ہر فردِ جماعت کو جائزے کی ضرورت ہے، قربانی کی ضرورت ہے، پختہ عہد کی ضرورت ہے، ورنہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ وہ بہت بڑا مقصد جس کے لئے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے تھے، یہ ہے کہ ہمارے عقیدے اور اعمال دونوں کی اصلاح ایسے اعلیٰ معیار پر ہو کہ جس پر کوئی انگلی نہ اُٹھا سکے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد پنجم صفحہ 455-454 مطبوعہ ربوہ)

جیسا کہ مَیں پہلے خطبوں میں کہہ چکا ہوں، بیشک ہم نے عقیدے کے میدان میں بہت عظیم الشان فتح حاصل کر لی ہے، یہاں تک کہ وہی عقائد جن کو جب جماعت کی طرف سے پیش کیا جاتا تھا تو دشمن کی طرف سے سختی سے انکار کیا جاتا تھا لیکن آج بعض دشمن بھی اُن باتوں کے قائل ہو رہے ہیں۔ ایسے بھی (-) ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر نہیں گئے یا انہوں نے نازل نہیں ہونا۔ یہ کہنے یا اس بات کے قائل ہونے کی کوئی بھی وجہ ہو لیکن لاشعوری طور پر جماعت احمدیہ کا عقیدہ اُن کے منہ بند کر کے اُن کو اس بات پر قائل کر رہا ہے۔ جہاد کے بارے میں اب بعض بڑے بڑے علماء نے یہ بیان دیئے ہیں کہ اس وقت جہاد کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے، یہ دہشت گردی ہے اور آجکل جہاد جائز نہیں اور (دین) اس کی اجازت نہیں دیتا۔ اس بارے میں وہ جو چاہے دلیل دیں لیکن احمدیت کی تعلیم ہی اُنہیں متاثر کر رہی ہے۔ لیکن جب ہم عمل کو دیکھتے ہیں تو عمل کے بارے میں ہماری کوتاہی ہے یا کمزوری ہے کہ ابھی وہ روح ہم میں پیدا نہیں ہوئی جس روح کے تحت ہم کام کر کے دنیا کو وہ نمونہ دکھلا سکیں جس کے بعد کوئی شخص ہماری جماعت کی برتری اور فوقیت تسلیم کرنے سے انکار نہ کرے۔ ابھی تک ہم اُس تعلیم پر پورے طور پر عمل نہیں کر رہے جو عملی اصلاح کے متعلق (دین حق) نے پیش کی ہے۔ بلکہ اکثر اوقات دوسروں کی چھوٹی چھوٹی باتوں کی نقل کر کے اس طرف مائل ہو جاتے ہیں، جیسا کہ میں نے بعض مثالیں بھی دی ہیں اور غیروں سے اپنا لوہا منوانے کی بجائے ہم نقّال بن جاتے ہیں، اُن کی نقلیں کرنی شروع کر دیتے ہیں اور پھر عمل کے میدان میں بعض جگہ ہمیں شرمندگی اُٹھانی پڑتی ہے۔

پس ضرورت ہے کہ عمل کے میدان میں کامیابی حاصل کریں۔ ضرورت ہے کہ وہ پانی جس سے ہم نے اس زمانے میں فیض پایا ہے، اُسے بکھرا نہ دیں، ضائع نہ کریں بلکہ اُن نہروں میں سمیٹ لیں جو زمینوں کو سیراب کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں نہ کہ اُس پانی کی طرح جو ادھر

اُدھر بہہ جاتا ہے۔ہمیں اپنی حد بندیاں مقرر کرنی ہوں گی۔اپنی عملی اصلاح کے لئے اپنے آپ پر کچھ پابندیاں لگانی ہوں گی تبھی ہم اپنے مقصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ہم نے عقائد کی دیواروں کو مضبوط کرنے کے لئے بیشک قربانیاں دی ہیں۔جان، مال، وقت کی قربانی دی ہے اور دے رہے ہیں لیکن اعمال کی دیواروں کی طرف ہماری اتنی توجہ نہیں ہوئی جو ہونی چاہئے۔

حضرت مصلح موعود نے اس بات کو مختصر الفاظ میں بڑے عمدہ طریق سے بیان فرمایا ہے کہ اب تک صرف دو دیواریں عقائد والی ہیں۔دو دیواریں جو عمل والی ہیں، وہ ابھی ہم نے نہیں بنائیں۔ اس وجہ سے چور آتا ہے اور ہمارا مال اُٹھا کر لے جاتا ہے۔لیکن جب ہم قربانی کے نتیجہ میں اپنی چاردیواری کو مکمل کرلیں گے تو پھر چور کے داخل ہونے کے سارے راستے مسدود ہوجائیں گے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 17 صفحہ 392-391 خطبہ جمعہ 12 جون 1936ء)

پس آج ہمیں عہد کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنی ذاتی خواہشات کی قربانی بھی کریں گے، اپنے بیوی بچوں کی خواہشات کی قربانی بھی کریں گے اور ہر وہ قربانی کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے جس سے ہماری عملی اصلاح کی دیواریں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جائیں۔تب ہم نہ غیروں سے اس تعلق میں پٹنے والے ہوں گے یا شرمندہ ہونے والے ہوں گے اور نہ ہی ہمارے گھروں میں چور داخل ہوکر ہمیں نقصان پہنچاسکیں گے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم سردار مبشر احمد قیصرانی صاحب ڈیرہ غازی خان تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم سردار منور شعیب قیصرانی صاحب آف کراچی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 14 جنوری 2014ء کو بیٹی عطا کی ہے۔جس کا نام ماہ دیم موسیٰ قیصرانی تجویز ہوا ہے۔نومولودہ محترم سردار غلام محمد خان قیصرانی صاحب مرحوم آف ڈیرہ غازی خان کی پوتی اور قیصرانی خاندان کے چیف سردار امام بخش خان قیصرانی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود جو ڈیرہ غازی خان کے اولین احمدیوں میں سے تھے کی نسل سے ہے۔احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک، صالحہ، خادمہ دین، خلافت احمدیہ کی سچی وفادار، نافع الناس وجود اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔آمین

بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگوائیں

حکومت پاکستان کی طرف سے چھوٹے بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگوائے جانے ضروری قرار دیئے گئے ہیں۔تاکہ آپ کے بچے صحت مند و توانا رہیں اور اپنے تمام معمولات زندگی بہتر طور پر سرانجام دے سکیں۔حفاظتی ٹیکے نہ لگوانے کی صورت میں نہ صرف آپ کا اپنا بچہ خدانخواستہ کسی موذی بیماری میں مبتلا ہوسکتا ہے بلکہ معاشرہ میں دیگر افراد میں بھی بیماری پھیلانے کا موجب بن سکتا ہے اور اس طرح سے یہ مرض وبا کی شکل اختیار کرسکتا ہے۔

لہٰذا احباب وخواتین اپنے چھوٹی عمر کے بچوں کو ان حفاظتی ٹیکوں کا کورس ضرور مکمل کروائیں۔

آئندہ سے نظارت تعلیم کے تعلیمی ادارہ جات میں پرائمری سیکشنز کے داخلہ جات کے وقت داخلہ فارمز ادارہ میں جمع کرواتے وقت بچوں کے حفاظتی ٹیکوں کے کارڈ بھی دیکھے جائیں گے۔

(ناظر تعلیم)

درخواست دعا

مکرمہ عابدہ مریم صاحبہ اہلیہ مکرم انور طاہر صاحب مربی سلسلہ محمد نگر لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میری والدہ محترمہ سائرہ بیگم صاحبہ کو شدید ہارٹ اٹیک ہوا ہے۔ کچھ روز ہسپتال رہنے کے بعد اب گھر شفٹ ہوگئی ہیں۔کمزوری بہت زیادہ ہے۔تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خداتعالیٰ میری پیاری والدہ کو لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے۔آمین

مکرم حافظ عطاء کریم شاد صاحب ولد مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب کنری تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ بوجہ فالج بیمار ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے میری والدہ محترمہ کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مسعود احمد دھاریوال صاحب دارالنصر شرقی محمود ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے پیارے ابا جان مکرم چوہدری محمود احمد بشیر صاحب مورخہ 18 ستمبر 2013ء کو اپنے معبود حقیقی سے جاملے۔ابا جان مورخہ 5 دسمبر 1924ء کو مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب دھاریوال مولوی فاضل کے گھر واقع موضع جانیوال ضلع فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی۔ دادا جان محترم گاؤں کے مڈل سکول میں ٹیچر تھے۔آپ نے اپنے چھوٹے بیٹے مکرم چوہدری محمود احمد بشیر صاحب کو قادیان کی مقدس بستی کے پاکیزہ ماحول میں تعلیم دلوانے کے لئے مدرسہ احمدیہ میں داخل کروا دیا۔ مڈل پاس کرنے کے بعد ابا جان محترم لاہور کے ہائی سکول میں داخل ہوئے اور میٹرک کرلیا۔لاہور سے ہی ایف اے کرنے کے بعد آپ نے آرمی جائن کرلی۔تیس سال باوردی اور پندرہ سال بغیر وردی کے بطور اکاؤنٹ آفیسر دلیری اور ایمانداری کے ساتھ خدمت کی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ربوہ میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔چھ سال نظارت امور عامہ میں اور چار سال دفتر وقف جدید میں آنریری خدمت کی توفیق پائی۔ 1993ء میں ہماری پیاری امی جان وفات پا گئیں تو ابا جان کینیڈا اپنے چھوٹے بیٹے کے پاس چلے گئے۔ احمدیہ مشن کینیڈا کی اکاؤنٹ برانچ میں اٹھارہ سال تک بے لوث خدمت کی توفیق پائی۔کینیڈا قیام کے دوران آپ نے حج بھی کر لیا۔ستمبر 2011ء میں ابا جان ربوہ تشریف لے آئے۔ 18 ستمبر 2013ء کو بوجہ نمونیہ بیمار ہوئے اور اسی دن وفات پا گئے۔آپ بفضل اللہ تعالیٰ موصی تھے۔مورخہ 20 ستمبر 2013ء کو محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے وقت مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب نے دعا کروائی۔ ابا جان نے اپنے بعد دو بیٹے خاکسار اور مکرم مقصود احمد ثاقب صاحب مقیم کینیڈا اور تین بیٹیاں مکرمہ شمسہ مشتاق صاحبہ لاہور مکرمہ زیبا فیضی صاحبہ ربوہ اور مکرمہ قمر النساء صاحبہ ربوہ چھوڑی ہیں۔ احباب سے محترم ابا جان کی مغفرت کے لئے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔لوہا مارکیٹ
لنڈا بازار۔لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ کیلئے تشریف لائیں۔
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے۔
فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
موبائل: 0332-4828432,0300-4201198
طالب دعا: قیصر خلیل خاں

تحقیق وتجربہ اور کامیابی کے 55 سال
سفوف مہزل (اکسیر موٹاپا) ہے۔
کچھ عرصہ استعمال سے جسم کی فالتو چربی کم ہونے لگتی ہے۔
کیپسول فشار: اکسیر بلڈ پریشر ہے۔کچھ عرصہ استعمال سے بفضلہ تعالیٰ شفاء ہوجاتی ہے۔
گیسٹرو۔ایز: ہاضمہ کا شوگر اور نمک فری سیرپ۔ اس کا ہر گھر میں ہونا لازمی ہے۔
خورشید 1958
فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

G.H.P کی معیاری زُود اثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ و پوٹینسی گلاس شوا بے 10ML پلاسٹک شوا بے 25ML
30/200/1000 Rs 20/= Rs 30/=
خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات کے علاوہ جرمن شوا بے سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعایتی قیمت پیکنگ 120ML =/250 روپے

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔
دو ماہ کا علاج رعایتی قیمت =/350 روپے

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

4 فروری 2014ء

1:35 am	راہ ہدیٰ
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 /اپریل 2008ء
4:00 am	تقاریر جلسہ سالانہ قادیان
6:25 am	حضور انور کا دورہ نیوزی لینڈ
8:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11 /اپریل 2008ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	طلباء آسٹریلیا کے ساتھ نشست
2:00 pm	سوال وجواب
8:35 pm	جماعت احمدیہ کی خدمات
11:30 pm	طلباء آسٹریلیا کے ساتھ نشست

درخواست دعا

مکرم عبدالحمید بھٹی صاحب امیر ضلع شیخوپورہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ امینہ حمید صاحبہ فاروق آباد شیخوپورہ کی ٹانگ پر سڑک کراس کرتے ہوئے موٹر سائیکل کی ٹکر سے شدید چوٹیں آئی ہیں۔ بفضل اللہ تعالیٰ ہڈی ٹوٹنے سے محفوظ رہی۔ مگر تکلیف کی شدت بہت ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم شفاء کاملہ وعاجلہ دے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر الفضل تحریر کرتے ہیں۔

کچھ عرصہ قبل خاکسار کی کہنی پر زخم ہو گیا تھا اب زخم بہت گہرا ہو گیا ہے اور پھیل گیا ہے۔ علاج جاری ہے اور کچھ افاقہ ہو رہا ہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

تعطیل

مورخہ 5 فروری 2014ء کو یوم یکجہتی کشمیر کی وجہ سے تعطیل ہے اور روزنامہ الفضل شائع نہ ہو گا۔ ایجنٹ حضرات واحباب کرام نوٹ فرمالیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 4۔فروری

طلوع فجر	5:36
طلوع آفتاب	6:58
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:47

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

باٹا گرینڈ سیل میلہ
Bata
by choice
باٹا شوروم حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6211707
047-6214414-0301-7972878

حب ہمزاد
اعصابی کمزوری کے لئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

چلتا ہوا بہترین کاروبار کا شوق رکھنے والے افراد کیلئے خریدنے کا اچھا موقع
فینسی سپر سٹور اینڈ بکڈ پو برائے فروخت
طارق محمود: 0333-7719871

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

Best Return of your Money
گل احمد، الکرم، لان، چکن، ڈیزائنر سوٹس
نیز مردانہ اچھی ورائٹی بھی دستیاب ہے
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

ضرورت ہے
مجھے اپنے بیوٹی پارلر کے لئے تجربہ کار بیوٹیشنز کی ضرورت ہے
دارالرحمت غربی ربوہ رابطہ: 0335-7716232

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نشیمن، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 ٹاور 3 بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
کولر اینڈ گیزر بھاری چادر میں تیار کئے جاتے ہیں۔
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد 0333-3305334
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 049-4423173 -047-6214510

Aizaz Academy
ٹیوشن سنٹر
سالانہ امتحان سر پر
دو دن کی آزمائشی کلاس
بالکل فری
اگر آپ اپنے بچوں کی کامیابی چاہتے ہیں
تو ٹیوشن کے لئے اعزاز اکیڈمی تشریف لائیں
جدید سہولیات سے آراستہ
آپ کے بچے کی کامیابی کی گارنٹی
سب کچھ ایک چھت کے نیچے
F.Sc For Boys and Girls B.A English (Comp) for Girls
4th to 10th For Boys and Girls
سٹوڈنٹ کی بڑھتی ہوئی تعداد ہی ہمارے معیار کا منہ بولتا ثبوت ہے۔
ہمارے ٹیچرز کوالیفائیڈ ہونے کے ساتھ ساتھ بچوں کو ڈیلیور بھی کرتے ہیں بلکہ بچوں میں Concept ٹرانسفر کرنا جانتے ہیں
اگر آپ اپنے بچے کے رزلٹ سے مطمئن نہیں تو اعزاز اکیڈمی ٹیوشن سنٹر کو آزمائیے
6/8 دارالرحمت غربی نزد مریم صدیقہ سکول (منڈی) فون: 0332-7073005,047-6211799

FR-10